جائیں گے۔ سورۃ الطارق) ظاہر ہوگی۔ تغافل پیشہ جاہل اس دن دیکھیں گے کہ جن تمام نہا نیکیوں پر انھیں ناز ہے، ریا کاری کی بنا پر قیامت کے دن وہ برائیوں کے پلڑے میں رکھی ہوئی ہیں، اس وقت کفِ افسوس ملنے سے فائدہ نہ ہوگا۔ اس خاطر جو عمل کرو، رضائے خداوندی کی خاطر انجام دو اور نام و نمود اور ستائش کی خاطر تظاہر نہ کرو۔

میرے عزیز! خدا نے جس تقویٰ کو معیارِ فضیلت قرار دیا ہے اس میں ریا و تظاہر کی آمیزش نہیں ہوتی۔ مجھے افسوس ہے کہ تم تظاہرات و زخارف کے دلدادہ نظر آتے ہو۔ عمدہ لباس، نفیس گھوڑے، زرق برق لباس میں ملبوس غلام، فاسق و فاجر افسروں کی موجودگی اور ان کی تعریف کو تم بڑی اہمیت دیتے ہو۔ دنیوی مصالح کے پیشِ نظر تم احکامِ الٰہی کے نفاذ میں سستی کر رہے ہو اس کے باوجود تم جبّہ وعمامہ پہن کر نیکوں میں شمار کئے جانے کے امیدوار ہو۔ کاش تم اپنے ظاہر و باطن کے تفاوت پر غور کرتے اور اخلاص کی خاطر کوشش کر سکتے ے

شاخ امل بزن کہ چراغی است رود میر
بیخ ہوس بکن کہ درختی است کم بقا
از کوی رہروان طبیعت ببر قدم
وز خوی رہبران طریقت بجو صفا

میرے عزیز! چہار گانہ عقبات، دین و ایمان کے لئے زہر ہلاہل کا حکم رکھتے ہیں۔ ان زہریلے سیاہ سانپوں کا ڈسا ہوا صحتِ ایمان سے بہرہ مند نہیں ہو سکتا۔ خدائے تعالیٰ سے اصلاحِ احوال کی استمداد کر اور مایوسی سے دور رہ۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ[۵۱] وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی[۵۲]۔

(تمّت)

---

۵۱ ہود: آیت ۶۱ ۵۲ طٰہٰ: ۴۷

جناب ابو شاہد خاں

مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی سیاسی تربیت

جنوری ۱۸۹۱ء میں مولانا عبید اللہ سندھیؒ دارالعلوم دیوبند اور کانپور، رام پور، گنگوہ اور دارالحکومت دہلی کے اہلِ علم اور اصحاب درس و تدریس سے اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد سندھ تشریف لائے۔ حضرت سید العارفین حافظ محمد صدیق علیہ الرحمہ اس وقت رحلت فرما چکے تھے۔ چند ماہ بھرچونڈی میں قیام کے بعد مئی میں حضرت سید العارفین کے دُوسرے خلیفہ مولانا ابُوالحسن تاج محمودؒ کے پاس امروٹ چلے گئے۔ ان کا برتاؤ مولانا کے ساتھ ایک شفیق باپ اور مربّی کا برتاؤ تھا۔ انھوں نے مولانا کی شادی کرائی، گھر دیا، مطالعے کے لئے ایک کتب خانہ قائم کر دیا۔ تقریباً آٹھ سال تک مولانا سندھی مرحوم نہایت اطمینان و یک سُوئی کے ساتھ مطالعے، اشغال و اذکار اور طلبہ کی ایک جماعت کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔

حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ سے عقیدت اسی زمانے میں مولانا سندھی مرحوم نے حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کے حالات اور ان کی تحریک احیائے دین اور دعوت اتّباعِ سنّت کا تفصیلی مطالعہ کیا۔ چونکہ مولانا سندھی مرحوم کا رجحان شروع ہی سے مولانا شہیدؒ کی جانب تھا۔ اور ان سے ایک قلبی تعلق رکھتے تھے، پھر دیوبند میں طالب علمی کے زمانے میں ان کے بہت